Globethics Repository

Globethics

Al-Najabat fi Manaqib al-sahabah wa al-qarabah 2 (The confrontation on the virtues of the prophetic friendship and kinship 2)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-17 07:28:06
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184777

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

١. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿ بارگاہِ رسالت صلى الله عليه وآله وسلم میں حضرت عثمان رضي الله عنه کا مقام و مرتبہ ﴾

١٦٧/١. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا رَأَيْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ کَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا کہ آپ اس پر نماز پڑھیں مگر آپ نے اس پر نماز نہیں پڑھی عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ نے بھی اس سے بغض رکھا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٦٨/٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَامَ. يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللهِ، وَإِنِّي أُبَايِعُ

١: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥/٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٩، و ابن أبی عاصم في السنة، ٢/٥٩٦، الرقم: ١٣١٢۔

٢: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فيمن جاء بعد الغيشمه لاسهم له، ٣/٧٤، الرقم: ٢٧٢٦، و الطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٣/٢٤٤۔

لَهُ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ بدر والے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک عثمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام میں مصروف ہے اور بے شک میں اس کی بیعت کرتا ہوں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کا حصہ مقرر کیا اور آپ کے علاوہ جو کوئی اس دن غائب تھا اس کے لئے حصہ مقرر نہیں کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

١٦٩/٣. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْعُوْا إِلَيَّ بَعْضَ أَصْحَابِي، قُلْتُ: أَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: عُمَرُ قَالَ: لَا قُلْتُ: ابْنُ عَمِّکَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّي فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا کَانَ يَوْمُ الدَّارِ وَحُصِرَ فِيْهَا قُلْنَا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے بعض صحابہ کو میرے پاس بلاؤ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥١، الرقم: ٢٤٢٩٨، و في فضائل الصحابة، ١/٤٩٤، الرقم: ٨٠٤، و الحاکم في المستدرک، ٣/١٠٦، الرقم: ٤٥٤٣، وأبويعلى في المسند، ٨/٢٣٤، الرقم: ٤٨٠٥۔

نہیں پھر میں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں پھر میں نے عرض کیا: عثمان کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں پس جب وہ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے عائشہ) ذرا پیچھے ہو کر بیٹھ جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے سرگوشی فرمانے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ تبدیل ہونے لگا پھر یوم دار (جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا گیا) آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں محصور ہو گئے ہم نے کہا اے امیر المؤمنین آپ قتال نہیں کریں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (اس دن کی) وصیت فرمائی تھی اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٧٠/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَيَّ رُقَيَّةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ فِي يَدِهَا مُشْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ عِنْدِي آنِفًا رَجَّلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَ أَبَا عَبْدَ اللهِ؟ قُلْتُ خَيْرَ الرِّجَالِ، قَالَ: أَكْرِمِيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئیں اور ان کے ہاتھ میں کنگا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی ابھی میرے پاس سے گئے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک گیسو سنوارے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے رقیہ) تم ابو عبد اللہ (یعنی عثمان) کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے عرض کیا: بہترین انسان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی عزت بجا لاؤ، بے شک وہ میرے صحابہ میں سے خلق

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٧٦، الرقم: ٩٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٥١٠، الرقم: ٨٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨١۔

کے اعتبار سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۵/۱۷۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ كَلْثُوْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِنْ زَوْجِي؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَلِيًا ثُمَّ قَالَ: زَوْجُکِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، وَ أَزِيْدُکِ لَوْ قَدْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتِ مَنْزِلَةً، لَمْ تَرَي أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي يَعْلُوْهُ فِي مَنْزِلَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے بہتر ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا: تمہارا خاوند اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور تمہارے لئے میں مزید اضافہ فرماتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہوگی تو ایک ایسا مقام دیکھو گی کہ میرے صحابہ میں سے کسی کو اس مقام پر نہیں پاؤ گی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۲۱۲، الرقم: ۱۷۶٤، و في مسند الشاميين، ۱/۹۹، الرقم: ۱٤۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۸۸۔

٢. فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ رضی الله عنه بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً

﴿حضرت عثمان رضی الله عنہ کا امت میں سب سے زیادہ حیادار ہونے کا بیان﴾

١٧٢/٦. عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيْهِ مَاءٌ، قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں پانی تھا اور (ٹانگیں پانی میں ہونے کے باعث) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں گھٹنوں سے یا ایک گھٹنے سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ڈھانپ لیا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧٣/٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ حیادار عثمان بن عفان ہے۔''

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ١٣٥١/٣، الرقم: ٣٤٩٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٢/٢، الرقم: ٣٠٦٣، و البيهقي في الاعتقاد، ٣٦٧/١، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٥٢/٢۔

٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥٦/١، و ابن أبي عاصم في السنة، ٥٨٧/٢، الرقم: ١٢٨١۔

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۷۴/۸. عَنْ بَدْرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: وَقَفَ عَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَلاَ تَسْتَحْيُوْنَ مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلاَئِكَةُ قُلْنَا: وَ مَاذَاکَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَرَّ بِي عُثْمَانُ وَ عِنْدِي مَلَکٌ مِنَ الْمَلاَئِکَةِ فَقَالَ: شَهِيْدٌ يَقْتُلُهُ قَوْمُهُ. إِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِنْهُ. قَالَ بَدْرٌ: فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ عِصَابَةً مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بدر بن خالد ﷛ سے روایت ہے کہ یوم الدار کو حضرت زید بن ثابت ﷛ ہمارے پاس کھڑے ہوئے اور کہا: کیا تم اس شخص سے حیاء نہیں کرتے جس سے ملائکہ بھی حیاء کرتے ہیں ہم نے کہا وہ کون ہے؟ راوی نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس تھا جب عثمان میرے پاس سے گزرا تو اس نے کہا یہ شخص شہید ہے اس کی قوم اس کو قتل کرے گی اور ہم ملائکہ اس سے حیاء کرتے ہیں بدر (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ہم نے آپ ﷛ سے لوگوں کے ایک گروہ کو دور کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الکبير، ۵/۱۵۹، الرقم: ۴۹۳۹، و في مسند الشاميين، ۲/۲۵۸، الرقم: ۱۲۹۷، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۸۲۔

۳. فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ

﴿حضرت عثمان رضی الله عنه کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم کی بشارت﴾

۱۷۵/۹. عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ. فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى سَتُصِيْبُهُ. فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کی حفاظت پر مامور فرمایا پس ایک آدمی نے آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر رضی الله عنه تھے پھر دوسرے شخص نے آکر

۹: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ۳/۱۳۵۱، الرقم: ۳۴۹۲، و البيهقي في الاعتقاد، ۱/۳۶۷، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ۱۰/۱۴۲۔

اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو ان مصائب و مشکلات کے ساتھ جو اسے پہنچیں گی، دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧٦/١٠. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِي يَعْنِي: فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٧٧/١١. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَ فِي الْجَنَّةِ بَرْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ عُثْمَانَ لَيَتَحَوَّلُ، فَتَبْرَقُ

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٨، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/٤٠، الرقم: ١٠٩، و أبويعلى في المسند، ٢/٢٨، الرقم: ٦٦٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٩، الرقم: ١٢٨٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٠١، الرقم: ٦١٦۔

١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٥، الرقم: ٤٥٤٠، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٧٧، الرقم: ٧٠٩٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢۔

لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا جنت میں بجلی ہوگی آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک عثمان جب جنت میں منتقل ہوگا تو پوری جنت اس کی وجہ سے چمک اٹھے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸/۱۲. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَصَافَحَهُ، فَلَمْ يَنْزِعِ النَّبِيُّ يَدَهُ مِنْ يَدِ الرَّجُلِ، حَتَّى انْتَزَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، جَاءَ عُثْمَانُ. قَالَ: امْرُؤٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اس دوران ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا تو حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ سے اس وقت تک نہ چھڑایا جب تک خود اس آدمی نے آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ نہ چھوڑا پھر اس آدمی نے آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت عثمان تشریف لائے ہیں آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔‘‘

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۹۸، الرقم: ۳۰۰، و في المعجم الكبير، ۱۲/۴۰۵، الرقم: ۱۳۴۹۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۸۷۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱۷۹/۱۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْرِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بُغْضًا لَمْ أُبْغِضْهُ شَيْئًا قَطُّ. قَالَ: بِئْسَ مَا قُلْتَ أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

''حضرت عبد اللہ بن سہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی حضرت سعید بن زید کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں عثمان سے بہت زیادہ بغض رکھتا ہوں اتنا بغض میں نے کسی سے کبھی بھی نہیں رکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے نہایت ہی بری بات کہی ہے، تو نے ایک ایسے آدمی سے بغض رکھا جو کہ اہل جنت میں سے ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے فضائل صحابہ میں روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ۵۷۰، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ۳/ ۲۸۰۔

٤. فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ رضي الله عنه ذَا النُّوْرَيْنِ

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ذوالنّورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾

١٨٠/١٤. عَنْ عُثْمَانَ، هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُکَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَ لَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اللهُ أَکْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَکَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَ غَفَرَلَهُ، وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ کَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَکَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لَکَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ کَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَکَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عُثْمَانَ، وَ

www.MinhajBooks.com

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٣/١٣٥٣، الرقم: ٣٤٩٥، و في کتاب: المغازي، باب: قول الله تعالى إن الذين تولوا منکم، ٤/١٤٩١، الرقم: ٣٨٣٩، و الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب عثمان، ٥/٦٢٩، الرقم: ٣٧٠٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠١، الرقم: ٥٧٧٢۔

كَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں وہ کہنے لگا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں پھر دریافت کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا ہاں پھر پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب رہے؟ جواب دیا: ہاں، اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھہریئے میں ان واقعات کی کیفیت بیان کرتا ہوں جو انہوں نے جنگ احد سے راہِ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوہ بدر سے غائب رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے خود فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بھی بدر میں شریک صحابہ کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ (تم اس کی تیمار داری کے لئے رکو) رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی جگہ اسے اہل مکہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجتے سو بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں (بطورِ سفیرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا

پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے لئے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا: اب جا اوران بیانات کو اپنے ساتھ لیتا جا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۱/ ۱۵. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخَيَارِ، في رواية طويلة: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنُ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِه، وَ آمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ، وَ نِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ. فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ عزوجل. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار سے ایک طویل روایت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اس پر ایمان لائے جو حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکر بھیجا گیا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا میں نے دو ہجرتیں کیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کا رشتۂ دامادی پایا اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی اور خدا کی قسم میں نے کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی کبھی آپ ﷺ کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔‘‘ اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۶۶، الرقم: ۴۸۰، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/ ۸۸۔

۱۸۲/۱۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ كَرِيْمَتِي مِنْ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان سے کروں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۳/۱۷. عَنْ أُمِّ عَيَاشٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُمّ عیاش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عثمان کی شادی اپنی صاحبزادی اُم کلثوم سے نہیں کی مگر فقط وحی الٰہی کی بنا پر۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۴/۱۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَّةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ: أَلاَ أَبَا أَيِّمٍ، أَلاَ أَخَا أَيِّمٍ، تَزَوَّجَهَا

۱۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۵۱۲، الرقم: ۸۳۷، و الطبرانی في المعجم الصغير، ۱/۲۵۳، الرقم: ۴۱۴، وفي المعجم الأوسط، ۴/۱۸، الرقم: ۳۵۰۱، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۸۳۔

۱۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الکبير، ۲۵/۹۲، الرقم: ۲۳۶، و الطبرانی في المعجم الأوسط، ۵/۲۶۴، الرقم: ۵۲۶۹، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۲/۳۶۴، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۸۳۔

۱۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الکبير، ۲۲/۴۳۶، الرقم: ۱۰۶۳، والشيبانی في الأحاد والمثانی، ۵/۳۷۸، الرقم: ۲۹۸۲، وابن أبی عاصم في السنة، ۲/۵۹۰، الرقم: ۱۲۹۱۔

عُثْمَانُ؟ فَلَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ، وَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرَائِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ عَلَى مِثْلِ صِدَاقِ رُقَيَّةَ، وَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی کی قبر پر کھڑے ہوئے جو حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں اور فرمایا: خبردار اے کنواری لڑکی کے باپ! اور خبردار اے کنواری لڑکی کے بھائی! اس (میری بیٹی) کے ساتھ عثمان نے شادی کی اور اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں ان کی بھی شادی یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ کر دیتا اور (ان کے ساتھ) عثمان کی شادی وحی الٰہی کے مطابق کی اور بے شک حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسجد کے دروازے کے نزدیک ملے اور فرمایا: اے عثمان یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں۔ جو مجھے یہ بتانے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی ام کلثوم کے ساتھ اس کی بہن رقیہ (حضور نبی اکرم ﷺ کی پہلی صاحبزادی) کے مہر کے بدلہ میں کر دی ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٨٥/١٩. عَنْ عِصْمَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي تَحْتَ عُثْمَانَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: زَوِّجُوْا عُثْمَانَ، لَوْ كَانَ لِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِالْوَحْيِ مِنَ اللهِ عزوجل. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عصمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨٤/١٧، الرقم: ٤٩٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨٣/٩۔

دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں فوت ہو گئیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان کی شادی کراؤ اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو اس کی شادی بھی میں عثمان کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اس کی شادی وحی الٰہی کے مطابق ہی کی تھی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٥. فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ رضی الله عنه بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

﴿حضور صلی الله عليه وآله وسلم کا بیعت رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾

١٨٦/٢٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ. فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه آپ صلی الله عليه وآله وسلم کے سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں

٢٠: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٦، الرقم: ٣٧٠٢، و المقدسى في الأحاديث المختارة، ٧/٢٦، الرقم: ٢٤٠٧۔

مصروف ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس حضرت عثمان کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷/۲۱. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ، وَ أَنَا مَعَهُ، فَأَنْشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ: هَذِهِ يَدُ اللهِ، وَ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي. فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَزِيْدُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ

۲۱: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/٢٣٦، الرقم: ٣٦٠٩، و في السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٦٤٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٩، الرقم: ٤٢٠، و المقدسی في الأحاديث المختارة، ١/٥٢٨، الرقم: ٣٩٥، و ابن أبی عاصم في السنة، ٢/٥٩٥، الرقم: ١٣٠٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٦٣، الرقم: ٧٥١۔

بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي، فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ. فَانْشَدَ لَهُ رِجَالٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے آپ کے گھر کو گھیرا ہوا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے جبل (اُحد کے رہنے والے) دن کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت فرمایا تھا کہ اے پہاڑ ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لئے) فرمایا تھا: یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیش عسرہ کے دن سنا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے جو اس مسجد کو جنت میں گھر کے بدلے میں بڑھائے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بئرِ

رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کر دیا تھا۔ حاضرین نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی بھی من وعن تصدیق کی۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٨٨/٢٢. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ وَ رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ آخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ رَأَيْتُ عُمَرَ آخِذًا بِحَقْوَي أَبِي بَكْرٍ وَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ آخِذًا بِحَقْوَي عُمَرَ وَ رَأَيْتُ الدَّمَ يَنْصَبُّ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَحَدَّثَ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيْثِ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ مِنَ الشِّيْعَةِ فَقَالُوْا: وَ مَا رَأَيْتَ عَلِيًّا فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ عَلِيٍّ وَ لَكِنَّهَا رُؤْيَا رَأَيْتُهَا فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَإِنَّكُمْ تَحَدَّثُوْنَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي رُؤْيَا رَآهَا وَ قَدْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي غَزَاةٍ فَأَصَابَ النَّاسَ جُهْدٌ حَتَّى رَأَيْتُ الْكَآبَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْفَرَحَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَلَمَّا رَأَى ذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: وَ اللهِ، لَا تَغِيْبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللهُ بِرِزْقٍ فَعَلِمَ عُثْمَانُ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ سَيُصَدِّقَانِ فَاشْتَرَى عُثْمَانُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَاحِلَةً بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ فَوَجَّهَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْهَا بِتِسْعَةٍ فَلَمَّا

٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٩٦/٧، الرقم: ٧٢٥٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٩/١٧، الرقم: ٦٩٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢٣٤/١، الرقم: ٢٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩٦/٩۔

رَأَى ذَالِکَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَا هَذَا قَالُوْا: أَهْدَى إِلَيْکَ عُثْمَانُ فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْکَابَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّی رُؤِيَ بِيَاضُ إِبْطَيْهِ يَدْعُوْ لِعُثْمَانَ دُعَاءً مَا سَمِعْتُهُ دَعَا لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ اللَّهُمَّ، أَعْطِ عُثْمَانَ اللَّهُمَّ، افْعَلْ لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش الٰہی کے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف خون گر رہا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ نے جب اس حدیث کو بیان کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس شیعوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے اے حسن! تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس حال میں پایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر پسندیدہ انداز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوکھ کو براہ راست پکڑنے والا میرے نزدیک اور کوئی نہ تھا لیکن یہ محض ایک خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے پس اس پر ابومسعود رضی اللہ عنہ بولے اور کہنے لگے کہ تم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس خواب (کی صداقت وحقانیت) کے بارے میں بات کرتے ہو حالانکہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہت سخت بھوک لگ گئی یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر افسردگی دیکھی اور منافقین کے چہروں پر خوشی، پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دیکھا تو فرمایا: خدا کی قسم سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے میرا اللہ تمہیں رزق عطا فرما دے گا۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ

معلوم ہوا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ رزق عطا فرمائیں گے تو آپ رضی اللہ عنہ نے چودہ سواریاں اس کھانے کے ہمراہ جو ان پر لدا ہوا تھا خرید لیں اور ان میں سے نو سواریوں کا رخ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف موڑ دیا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سواریاں دیکھیں تو فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیك وسلم کی طرف ہدیہ بھیجا ہے۔ پس اس ہدیہ کے بعد مسلمانوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور منافقین کے چہروں پر افسردگی چھا گئی اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی، آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایسی دعا کی کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آج تک ایسی دعا کسی کے لئے نہیں سنی۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے، اے اللہ! عثمان کو یہ عطا کر اے اللہ! عثمان کے لئے یہ کر دے، عثمان کے لئے وہ کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦. فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ

﴿حضور ﷺ کا حضرت عثمان رضی الله عنه کو ان کی شہادت کی خبر دینا﴾

١٨٩/٢٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه کے متعلق فرمایا: اس میں یہ مظلوماً شہید ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٠/٢٤. عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ عُثْمَانَ أَعْتَقَ عِشْرِيْنَ مَمْلُوْكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيْلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَأَنَّهُمْ قَالُوْا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، فَدَعَا بِمُصْحَفٍ، فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه کے خادم حضرت مسلم (ابو سعید) سے روایت

٢٣: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥/ ٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٨۔

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٧٢، الرقم: ٥٢٦، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/ ٩٦، و المناوي في فيض القدير، ١/ ١١٠۔

ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگوایا اور اسے زیب تن کر لیا، اسے آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی پہنا تھا اور نہ ہی زمانۂ اسلام میں، پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے گذشتہ رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، ان سب نے مجھے کہا ہے (اے عثمان) صبر کرو پس بے شک تم کل افطاری ہمارے پاس کرو گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مصحف منگوایا اور اس کو اپنے سامنے کھول کر تلاوت فرمانے لگے اور اسی اثنا میں آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور وہ مصحف آپ کے سامنے ہی تھا۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۹۱/ ۲۵. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِتْنَةً، فَقَرَّبَهَا وَ عَظَّمَهَا قَالَ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فِي مِلْحَفَةٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَانْطَلَقْتُ. مُسْرِعًا أَوْ قَالَ مُحْضِرًا فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کے قریب اور شدید ہونے کا بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہاں سے ایک آدمی گزرا جس نے چادر میں اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا (اس کو دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس دن یہ شخص حق پر ہوگا تو میں تیزی سے (اس کی طرف) گیا اور میں نے اس کو اس کی کلائی کے درمیان سے پکڑ لیا پس میں نے عرض کیا: یہ ہے وہ شخص یا رسول اللہ! (جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زمانۂ فتنہ میں یہ حق پر ہو گا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ سو وہ عثمان بن عفان تھے۔''

۲۵: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۴/ ۲۴۲، و فی فضائل الصحابه، ۱/ ۴۵۰، الرقم: ۷۲۱۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۹۲/۲۶. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ رضی اللہ عنہ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صبح کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ہمیں) فرمایا: بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گزشتہ رات خواب میں دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! آج ہمارے پاس روزہ افطار کرو۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور اسی روز انہیں شہید کر دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

۱۹۳/۲۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، تُقْتَلُ وَ أَنْتَ تَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلَى الآيَةِ: ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ وَ تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيْرًا عَلَى كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَغْبِطُكَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ تَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيْعَةَ وَ مُضَرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

۲۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۱۱۰، الرقم: ٤٥٥٤۔

۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۱۱۰، الرقم: ٤٥٥٥۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ عثمان بن عفان ﷛ حاضر ہوئے۔ جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں شہید کیا جائے گا درآنحالیکہ تم سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارا خون اس آیت: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہر ستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم ربیعہ اور مضر کے لوگوں کے برابر لوگوں کی شفاعت کرو گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۴/۲۸. عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْکَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَ لَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَأَنْکَرْتُ نَفْسِي وَجَاؤُوْنِي لِلْبَيْعَةِ فَقُلْتُ: وَاللهِ، إِنِّي لَأَسْتَحِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوْا رَجُلًا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِکَةُ؟ وَ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيْلٌ عَلَى الْأَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ. فَانْصَرَفُوْا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ فَسَأَلُوْنِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا أَقْدِمُ عَلَيْهِ. ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيْمَةٌ فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوْا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَکَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي رَجَاءَ وَ قُلْتُ: اللَّهُمَّ، خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتَّى تَرْضَى.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۲۸: أخرجه الحاکم في المستدرک، ۳/۱۰۱، ۱۱۱، الرقم: ۴۵۲۷، ۴۵۵۶۔

’’حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے براءت کا اظہار کرتا ہوں اور تحقیق میری عقل اس دن طیش میں تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ میں نے خود بیعت لینے سے انکار کر دیا جب وہ لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے، پس میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے اللہ سے حیاء آتا ہے کہ میں ان لوگوں سے بیعت لوں جنھوں نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں سو میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہوں کہ میں اس حال میں بیعت لوں کہ حضرت عثمان زمین پر مقتول پڑے ہوئے ہوں اور ابھی تک انہیں دفن بھی نہ کیا گیا ہو پس لوگ چلے گئے، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا تو لوگ پھر مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے پس میں نے کہا: اے اللہ! جس چیز کا اقدام میں کرنے جارہا ہوں میں اس سے ڈرنے والا ہوں پھر عزیمت کے تحت مجھے ایسا کرنا پڑا، سو جب انہوں نے مجھے امیر المومنین کہا تو گویا میرا کلیجہ پھٹ گیا۔ میں نے کہا: اے اللہ! تو مجھے عثمان کا بدلہ لینے کی ذمہ داری قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس امر کی توفیق دے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۵/۲۹. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ يَمُوْتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الدَّيْلَمِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۲۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۲۸۷، الرقم: ۳۱۷۲، و الديلمي في مسند الفردوس، ۵/۵۳۳، الرقم: ۸۹۹۹، والعسقلاني في لسان الميزان، ۵/۲۶۲، الرقم: ۷۹۸۔

جس دن عثمان کی شہادت واقع ہوگی اس دن آسمان کے فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام دیلمی کے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

١٩٦/٣٠. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لَکَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے تھے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے نکاح میں حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان بے شک تیرے لئے ہر اس آدمی کے برابر اجر اور اس کے برابر (مالِ غنیمت کا) حصہ ہے جو جنگ بدر میں شریک ہوا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٩٧/٣١. **عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ**

٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فرض الخمس، باب: إذا بعث الامام رسولاً، ١١٣٩/٣، الرقم: ٢٩٦٢، و في کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ١٣٥٢/٣، الرقم: ٣٤٩٥، و في کتاب: المغازي، باب: قول الله إن الذين تولوا منکم يوم التقى الجمعٰن، ١٤٩١/٤، الرقم: ٣٨٣٩، و عظيم آبادی فی عون المعبود، ٢٨٣/٧۔

٣١: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٦٢٨/٥، الرقم: ٣٧٠٥، و ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ٤١/١، الرقم: ١١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١٤٩/٦، الرقم: ٢٥٢٠٣، و ابن حبان في الصحيح، ٣٤٦/١٥، الرقم: ٦٩١٥، —

يُقَمِّصُکَ قَمِيْصًا. فَإِنْ أَرَادُوْکَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیص (قمیصِ خلافت) پہنائے گا سو اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔‘‘

اس حدیث میں طویل قصہ ہے اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٨/٣٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِئَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَيَّ مِئَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَيَّ ثَلَاثُ مِئَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا

-------- وابن أبي شيبة في المصنف، ٥١٥/٧، الرقم: ٣٧٦٥٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥٣٩/١، الرقم: ٢١٩٦۔

٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عثمان، ٦٢٥/٥، الرقم: ٣٧٠٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٧٥/٤، و الطيالسي في المسند، ١٦٤/١، الرقم: ١١٨٩، و عبد بن حميد في المسند، ١٢٨/١، الرقم: ٣١١۔

عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم جیش عسرہ کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سو اونٹ مع ساز و سامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے پھر ترغیب دلائی۔ حضرت عثمان رضی الله عنه پھر اٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں دوسو اونٹ مع سازوسامان اور غلہ کے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے پھر ترغیب دلائی، حضرت عثمان رضی الله عنه پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ تین سو اونٹ مع ساز و سامان کے اللہ کی راہ میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اترے اور فرمایا: اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی آئندہ کرے گا اس سے کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی۔'' اِس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹/۳۳. عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ. وَ فِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم. فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم مَا قُمْتُ. وَ ذَكَرَ الْفِتَنَ، فَقَرَّبَهَا. فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى

۳۳: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ۶۲۸/۵، الرقم: ۳۷۰۴، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۶/۴، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۶۰/۶، الرقم: ۳۲۰۲۶، و الحاکم في المستدرک، ۱۰۹/۳، الرقم: ۴۵۵۲۔

الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هَذَا قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَ قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

''حضرت ابو اشعث صنعانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے ہوئے تھے ان میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابی تھے ان میں سے سب سے آخری آدمی کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرّہ بن کعب تھا، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے ایک حدیث حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا (انہوں نے بتایا کہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان کا نزدیک ہونا بیان کیا اتنے میں ایک شخص کپڑے سے سر کو لپیٹے ہوئے گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (فتنہ وفساد) کے دن یہ شخص حق اور ہدایت پر ہوگا۔ میں اس کی طرف اٹھا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا یہی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہی ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۰/۳۴. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ: وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ

۳۴: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ۵/۶۲۶، الرقم: ۳۷۰۱، و الحاکم في المستدرك، ۳/۱۱۰، الرقم، ۴۵۵۳، و ابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۸۷، الرقم: ۱۲۷۹، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/۵۱۵، الرقم: ۸۴۶، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ۱/۴۷۷، الرقم: ۶۶۶۔

كِتَابِي، فِي كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَيَنْثُرُهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان ﷺ ایک ہزار دینار لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب جیش عسرہ کی روانگی کا سامان ہو رہا تھا۔ آپ نے اس رقم کو حضور نبی اکرم ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ان دیناروں کو اپنی گود میں دست مبارک سے الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان آج کے بعد جو کچھ بھی کرے گا اسے کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ دو بار فرمایا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۱/۳۵. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنْ وَلَّاکَ اللهُ تَعَالَى هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَ

۳۵: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ۱/۴۱، الرقم: ۱۱۲، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۷۵، الرقم: ۲۴۵۱۰، و الحاكم في المستدرك، ۳/۱۰۶، الرقم: ۴۵۴۴، و ابن أبی عاصم في السنة، ۲/۵۶۲، و الديلمی فی مسند الفردوس، ۵/۳۱۱۲، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ۱۰/۱۳۷۔

قَمِيْصَکَ الَّذِي قَمَّصَکَ اللهُ فَلاَ تَخْلَعْهُ، يَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کسی دن امرِ خلافت پر فائز کرے اور منافقین یہ ارادہ کریں کہ قمیصِ خلافت جو اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے اس کو تم اتار دو تو اسے ہرگز نہ اتارنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠٢/ ٣٦. عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَهْلَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ، حِيْنَ حُصِرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. قَالَ قَيْسٌ: فَکَانُوا يَرَوْنَهُ ذٰلِکَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سہلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یوم الدار (محاصرہ کے دن) کو فرمایا جب وہ محصور تھے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی پس میں اسی پر صابر ہوں اور حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٠٣/ ٣٧. عَنْ أَبِي أُمِّنَا أَبِي حَسَنَةَ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٦٩، الرقم: ٥٠١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٥٦، الرقم: ٦٩١٨، والمقدسی في الأحاديث المختارة، ١/ ٥٢٥، الرقم: ٣٩١، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١/ ٥٨۔

٣٧: أخرجه الحاکم في المستدرك، ٣/ ١٠٥، الرقم: ٤٥٤١۔

وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِي الدَّارِ وَأَسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْكَلَامِ. فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ وَ اخْتِلَافٌ أَوِ اخْتِلَافٌ وَ فِتْنَةٌ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيْرِ وَ أَصْحَابِهِ وَ أَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''ہمارے نانا ابو حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک گھر میں محصور تھے میں نے ان سے کلام کی اجازت مانگی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک عنقریب فتنہ اور اختلاف یا بپا ہو گا ۔وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے (ایسے وقت میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہوگی اور آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۰٤/۳۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَ مَعَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ خَبَرُهُمْ. وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ. فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللهِ بِأَهْلِهِ

۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/ ۹۰، الحد يث رقم: ۱٤۳، و الشيباني في الآحاد و المثانى، ۱/ ۱۲۳، الرقم: ۱۲۳۔

بَعْدَ لُوْطٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی اہلیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہما ہی تھیں پس کافی عرصہ تک ان کی خبر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہنچی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ ان کی خبر معلوم کرنے کے لئے باہر تشریف لاتے پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٠٥/٣٩. عَنْ بَشِيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اسْتَنْكَرُوْا الْمَاءَ. وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غَفَّارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُوْمَةُ وَكَانَ يَبِيْعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: بِعْنِيْهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي وَ لَا لِعِيَالِي غَيْرُهَا، لَا أَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَبَلَغَ ذَالِكَ عُثْمَانَ رضي الله عنه. فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٤١، الرقم: ١٢٢٦ و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٢٩، و العسقلاني في الإصابة، ٢/ ٥٤٣۔

’’حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو تو وہ آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے اور میرے عیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چشمہ نہیں ہے اس لئے میں ایسا نہیں کرسکتا سو یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی کو آپ نے فرمایا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا) تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے نام کر دیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۶/ ۴۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۷/ ۴۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ

۴۰: أخرجه أبو نعيم عن أبي هريرة، في حلية الأولياء، ۵/ ۲۰۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/ ۳۳۵، الرقم: ۵۰۰۸۔

۴۱: أخرجه و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/ ۲۰۲، عن أبي هريرة، و الديلمى في مسند الفردوس، ۳/ ۳۳۵، الرقم: ۵۰۰۸

إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَ الدَّيْلِمِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور الفاظ دیلمی کے ہیں۔

٢٠٨/٤٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ ﷺ قَالَ: إِنَّا نُشَبِّهُ عُثْمَانَ بِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤٢: أخرجه الديلمى في مسند الفردوس، ١/٥٥، الرقم: ١٥٢، و العسقلاني في لسان الميزان، ٤/٣٦٧، الرقم: ١٠٧٩۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كرّم الله وجهه

﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

۱. فَصْلٌ فِي كَوْنِهٖ رضی الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلّٰى

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان﴾

۱/۲۰۹. عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’ایک انصاری شخص ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۲۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الإِثْنَيْنِ

۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی رضی الله عنه، ۶۴۲/۵، الرقم: ۳۷۳۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۶۷/۴، و الحاکم في المستدرك، ۴۴۷/۳، الرقم: ۴۶۶۳، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۷۱/۶، الرقم: ۳۲۱۰۶، و الطبراني في المعجم الكبير، ۴۰۶/۱۱، الرقم: ۱۲۱۵۱، ۴۵۲/۲۲، الرقم: ۱۱۰۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۲/۹۔

۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ۶۴۰/۵، الرقم: ۳۷۲۸، و الحاکم فی المستدرك، ۱۲۱/۳، الرقم: ۴۵۸۷، و المناوي في فيض القدير، ۳۵۵/۴۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳/۲۱۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَّاءِ خَدِيْجَةُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔‘‘

’’اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ

۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ۵/۶۴۲، الرقم: ۳۷۳۴۔

آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا ہیں۔"

۲۱۲/٤. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

"حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔"

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲۱۳/٥. عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِکَ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِکَ ضِحْكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوْطَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِلَى الإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَ لَكِنْ وَاللهِ لَا تَعْلُوْنِي سِنِّي أَبَدًا! وَضَحِکَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيْهِ ثُمَّ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩۔

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٩، الرقم: ٧٧٦، و الطيالسي في المسند، ١/٣٦، الرقم: ١٨٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

قَالَ: اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَکَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَکَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم وادئ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٢١٤. عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلَی نَبِيِّهَا ﷺ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

www.MinhajBooks.com

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٦٧، الرقم: ٣٥٩٥٤، والطبراني في المعجم الکبير، ٦/٢٦٥، الرقم: ٦١٧٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/١٤٩، الرقم: ١٧٩، وابن سعد في الطبقات، ٣/٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٢. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷛ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿بارگاہِ رسالت ﷺ میں حضرت علی ﷛ کا مقام و مرتبہ﴾

٢١٥/٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی ﷛ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی ﷛ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٧: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المغازی، باب: غزوة تبوك وهی غزوة العسرة، ١٦٠٢/٤، الرقم: ٤١٥٤، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ١٨٧١/٤، ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٦٣٨/٥، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٨٥/١، الرقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحیح، ٣٧٠/١٥، الرقم: ٦٩٢٧، و البیهقي في السنن الکبری، ٤٠/٩۔

۲۱۶/۸. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَ قَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآئَنَا وَ أَبْنَآءَ كُمْ﴾ [آل عمران، ۳:۶۱]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَآءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا

۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۷۱، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ۵/۶۳۸، الرقم: ۳۷۲۴۔

رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔'' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٩/٢١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

www.MinhajBooks.com

٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٢،٣٧٢٩، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/١٤٢، الرقم: ٨٥٠٤، والحاکم فی المستدرك، ٣/١٣٥، الرقم: ٤٦٣٠، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ٢/٢٣٥، الرقم: ٦١٤۔

٢١٨/١٠. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٩/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَ غَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُكَ.

١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٦، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٥٩٨، الرقم: ١٣٢١، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢/١٨٦، الرقم: ١٧٥٦۔

١١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٧، والبزار في المسند، ٤/٣٦، الرقم: ١١٩٧، و أبو يعلی فی المسند، ٢/٣١١، الرقم: ١٠٤٢، و البیهقی فی السنن الکبری، ٧/٦٥، الرقم: ١٣١٨١۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْيَعْلَى، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢٠ / ١٢. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیرو عافیت) نہ دیکھ لوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

www.MinhajBooks.com

١٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/ ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/ ٦٨، الرقم: ١٦٨، و في المعجم الأوسط، ٣/ ٤٨، الرقم: ٢٤٣٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٦٠٩، الرقم: ١٠٣٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢٢١/١٣. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الھجرہ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٢٢/١٤. عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلِيٌّ

١٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، و الحاکم فی المستدرك، ٣/١٣٤، الرقم: ٤٦٢٩، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و البزار فی المسند، ٣/٥٢، الرقم: ٨٠٦، و أبویعلی فی المسند، ١: ٤١٨، الرقم: ٥٥٠۔

١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٦، الرقم: ٣٧١٩، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل علی بن أبی طالب، ١/٤٤، الرقم: ١١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند،ــــ

مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کرسکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢٣/١٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور

.... ٤/١٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٦، الرقم: ٣٥١١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/١٨٣، الرقم: ١٥١٤۔

١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٦، الرقم: ٣٧٢٠، و الحاکم فی المستدرك، ٣/١٥، الرقم: ٤٢٨٨۔

عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۴/۱۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: کَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَکَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵/۱۷. عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: کَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

۱۶: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ۵/۶۳۶، الرقم: ۳۷۲۱، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/۱۴۶، الرقم: ۹۳۷۲، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۳/۴۵۴۔

۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۸، الرقم: ۳۸۶۸، والحاکم فی المستدرک، ۳: ۱۶۸، الرقم: ۴۷۳۵، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸/۱۳۰، الرقم: ۷۲۵۸۔

فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوعِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘

اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۶/۱۸. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَئَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّاماً قَوَّاماً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوعِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔‘‘

۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۷۰۱، الرقم: ۳۸۷۴، والحاکم فی المستدرک، ۳/۱۷۱۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۷/۱۹. عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حنش ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲۸/۲۰. عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَدْخَلَانِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۹: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: الأضحية عن الميت، ۹۴/۳، الرقم: ۲۷۹۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱۵۰/۱، الرقم: ۱۲۸۵۔

۲۰: أخرجه النسائی فی السنن، كتاب: السهو، باب: التنحنح فی الصلاة، ۱۲/۳، الرقم: ۱۲۱۲، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستئذان، ۱۲۲۲/۲، الرقم: ۳۷۰۸، و النسائی في السنن الكبرى، ۳۶۰/۱، الرقم: ۱۱۳۶، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۴۲/۵، الرقم: ۲۵۶۷۶۔

’’حضرت عبد اللہ بن نجی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے ہوتے)تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانستے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲۹/ ۲۱. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ يَوْمِهِ ذَلِکَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام سے

۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٠٠، الرقم: ٢٦٦٠٧، والحاكم في المستدرك، ٣/١٤٩، الرقم: ٤٦٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٢۔

بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی کام ہوگا سو ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۳۰/۲۲. عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ قَالَ عَلِيٌّ. أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ قَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فَقَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ مَا أَقُوْلُ: أَبِي، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ وَ دَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ، فَأَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِي وَ أَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ، وَ أَنْتَ مِنِّي وَ شَجَرَتِي. وَ أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ، فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّي وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ.

۲۲: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۲۰۴/۵، الرقم: ۲۱۸۲۵، و الحاكم في المستدرك، ۲۳۹/۳، الرقم: ۴۹۵۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۵۱/۴، الرقم: ۱۳۶۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۷۴/۹۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خُلق تمہارے خُلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٣/٢٣١. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة:

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سورۃ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣٢/ ٢٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٨٦، الرقم: ١١٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٤، الرقم: ٤٦٥٤، و ابن هشام في السيرة النبوية، ٦/ ٨۔

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۳۳/ ۲۵. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ ﷺ کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

۲۳۴/ ۲۶. عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَجِبْرِيْلُ عَنْكَ رَاضُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول ﷺ اور جبرئیل تم سے راضی ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٣١٨، الرقم: ٤٣١٤، والحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤١، الرقم: ٤٦٤٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٦۔

۲۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٣١٩، الرقم: ٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣١۔

٣. فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضی الله عنه مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہونے کا بیان﴾

٢٣٥ / ٢٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣: ٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ’’آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں

٢٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب رضی الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: و من سورة آل عمران، ٥/٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، و فی كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: (٢١)، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائی في السنن الكبری، ٥/١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، و الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧/٦٣، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠.

کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣٦/ ٢٨. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضی الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ٤/ ١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ١٤٩، و ابن راهويه في المسند، ٣/ ٦٧٨، الرقم: ١٢٧١۔

دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۲۳۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ’’اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسير، باب: ومن سورة الأحزاب، ۵/۳۵۲، الرقم: ۳۲۰۶، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۲۵۹، ۲۸۵، وفی فضائل الصحابة، ۲/۷۶۱، الرقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، والحاکم فی المستدرك، ۳/۱۷۲، الرقم: ۴۷۴۸، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/۳۸۸، الرقم: ۳۲۲۷۲، و الشيبانی فی الآحاد و المثانی، ۵/۳۶۰، الرقم: ۲۹۵۳، و عبد بن حميد فی المسند، ۱/۳۶۷، الرقم: ۱۲۲۳۔

٢٣٨/ ٣٠. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا رضي الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ رضي الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسیر، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/ ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و في کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بیت النبي، ٦٦٣/، الرقم: ٣٧٨٧، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٢٩٢، و فی فضائل الصحابة، ٢/ ٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، و الحاکم فی المستدرك، ٢/ ٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣/ ١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/ ٥٤، الرقم: ٢٦٦٨۔

۲۳۹/۳۱. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمانِ خداوندی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے۔'' کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پنجتن کے حق میں نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں۔''

اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

۲۴۰/۳۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا

۳۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/۳۸۰، الرقم:۳۴۵۶، وفی المعجم الصغیر، ۱/۲۳۱، الرقم:۳۷۵، وابن حیان فی طبقات المحدثین بأصبهان، ۳/۳۸۴، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۱۰/۲۷۸۔

۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۴۷، الرقم: ۲۶۴۱، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۸۔

ہوں۔'' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۱/۳۳. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کرلیا جائے ،اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا ؟اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا ؟اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۳٤۸، الرقم: ۲۱۹۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳٤٦۔

٤. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

۲٤۲ / ۳٤. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ)...... عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبی طالب ﷺ، ٥/٦۳۳، الرقم:۳۷۱۳، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٥/١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦۔

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الحاکم فی المستدرك، ۳/۱۳٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانی فی المعجم الکبیر،۱۲/۷۸، الرقم: ۱۲٥۹۳، وابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٩، وحسام الدين الهندی فی کنزالعمال، ١١/٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٦، وابن عساکرفی تاريخ دمشق الکبير، ٤٥/٧٧،١٤٤، و الخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ١٢/٣٤٣، و ابن کثير فی البداية و النهاية، ٥/٤٥١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٠٨۔

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ أيضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ۔

''حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

.... أخرجه ابن أبي عاصم في السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أيُّوبِ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

أخرجه ابن أبي عاصم في السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٢٩، الرقم: ٣٤٨۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٢٥، الرقم: ٢٠٣٨٨، و الطبراني في المعجم الصغير، ١: ٧١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٤٣، وابن أبي عاصم في السنة: ٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٤٥٧، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ١١/٦٠٢، الرقم: ٣٢٩٠٤۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرَثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٥٢، الرقم: ٦٤٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٦۔

۳۵/۲۴۳. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ، في رواية طويلة: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶/۲۴۴. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ

۳۵: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٥/٦٣٢، الرقم: ٣٧١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٧٣، الرقم: ٦٩٢٩، و الحاكم في المستدرك، ٣/١١٩، الرقم: ٤٥٧٩، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥/١٣٢، الرقم: ٨٤٧٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٣، ٣٧٢، الرقم: ٣٢١٢١، وأبويعلى في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٣٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٢٨، الرقم: ٢٦٥۔

۳٦: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٥/٤٥، ١٣٠، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، والحاكم فى المستدرك، ٣/١٠٩، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الرقم: ٤٩٦٩۔

الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَی، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا کَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّی يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَی کُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگادیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔‘‘ پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٤٥/٣٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

٣٧: أخرجه النسائی في خصائص أمير المؤمنين علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ: —

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ يَّكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ.

وفي رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا! إِنَّ اللهَ وَلِيِّي وَ أَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ.[۱]

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) فرمایا: علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور امام شاشی نے روایت کیا ہے۔

--------- ۳۳، ۳۴، ۸۸، الرقم: ۸۰، ۱۰، و الشاشي في المسند، ۱/۱۶۵، ۱۶۶، الرقم: ۱۰۶، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۸۸، و الهندی في ’كنز العمال، ۱۵/۱۶۳، الرقم: ۳۶۴۹۶۔

(۱) أخرجه الهندی في ’كنزالعمال، ۱۱/۶۰۸، الرقم: ۳۲۹۴۵، والعسقلاني في الإصابة، ۴/۳۲۸۔

’’اور ایک روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔

۲۴٦/ ۳۸۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن أبی طالب میں روایت کیا ہے۔

۳۸: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱/ ۴۵، الرقم: ۱۲۱، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی الله عنه: ۳۲، ۳۳، الرقم: ۹۱۔

www.MinhajBooks.com

٢٤٧/٣٩. **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّـلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَ لَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ.** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤٨/٤٠. **عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ**

٣٩: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/٨٨، الرقم: ١١٦۔

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٠، الرقم: ٨٤٦٥، والحاكم في المستدرك، ٣/١١٠، الرقم: ٤٥٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٢/٨٤، الرقم: ١٢١٨١۔

وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، امام نسائی، امام حاکم اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٤٩/٤١. عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِى خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَ ظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةِ سَمُرَةَ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَ لَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٧٢، والبيهقی فی السنن الکبری، ٥/١٣١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٥/١٩٥، الرقم: ٥٠٦٨۔

تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت میمون ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادئ خم کہا جاتا تھا ...... میں اُترے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٠/٤٢. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٢، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٤٤٨، الرقم: ٦٨٧٨، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٠٥، الرقم: ١٢٠٦، و ابن أبي عاصم في السنة: ٦٠٤، الرقم: ١٣٦٩، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، و ابن كثير في البداية و النهاية، ٤/١٧١، و الهندي في كنز العمال، ١٣/٧٧، ١٦٨، الرقم: ٣٦٥١١،٣٢٩٥٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٧

’’(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥١/٤٣. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ رضی الله عنه النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’ابواسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٥٢/٤٤. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رواية طويلة: قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٌّ مَعَهُ

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٦/٥، و النسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن ابي طالب رضی الله عنه: ٩٠، الرقم: ٨٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٥٩٨/٢، ٥٩٩، الرقم: ١٠٢١، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠٥/٢، الرقم: ٤٧٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ١٣١/٥، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٦٠/٤٥، و الطبري في الرياض النضرة، ١٢٧/٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٤/٩۔

٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٠/١، الرقم: ٣٠٦٢، والحاكم ـــ

جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَکَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَی رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّکُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سب نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا، اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی تو دنیا وآخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تو دنیا وآخرت میں میرا دوست ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

.... في المستدرك، ۳/۱۴۳، الرقم: ۴۶۵۲، و ابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۰۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۱۹۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢٥٣/٤٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمُ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَلَسْتَ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَکَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (٦٠) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت

www.MinhajBooks.com

٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٨١/٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧٨/١٢، الرقم: ١٢١٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٤/٣، و الخطيب البغدادى في تاريخ بغداد، ٢٩٠/٨، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٧٦/٤٥، ١٧٧، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٤٦٤/٥، و الرازى في التفسير الكبير، ١٣٩/١١۔

کیا ہے۔

٤٦/٢٥٤. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْرِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكَتُّ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللهِ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَي دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّيْنَ دِيْنَارًا لِوَلَايَتِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، ثُمَّ قَالَ: الْحَقُّ بِبَلَدِکَ فَسَيَأْتِيْکَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَ کَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان

٤٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٦٤، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٨/٢٣٣، ٦٩/١٢٧، ابن الاثير في أسد الغابة، ٦/٤٢٧، ٤٢٨۔

سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''بخدا! میں حضرت علی بن اَبی طالب ﷺ کا غلام ہوں۔'' اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: ''حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (۵۰) دینار زیادہ دو، اور ابنِ اَبی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار اضافی دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٥٥/ ٤٧. عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا

٤٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩٢/٥، الرقم: ٥٠٥٩، و النسائي في 'خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ﷺ: ١٠٠، ١٠١، الرقم: ٩٦، و ابن كثير في البداية والنهاية، ١٧٠/٤، و الهندي في كنزالعمال، ٦٠٩/١١، الرقم: ٣٢٩٤٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٤/٩، ١٠٦۔

ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۶/۴۸. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ في رواية طويلة: قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُوْنَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِي وَ خُلِقْتُ مِنْ طِيْنَةِ إِبْرَاهِيْمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ، ذُرِّيَةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، ...... وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِالصُّحْبَةِ أَلَا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ جَدِيْدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔ ...... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ

۴۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۶۳/۶، ۱۶۲، الرقم:۶۰۸۵، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۲۸/۹۔

ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔‘‘

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٧/٤٩. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ عزوجل، وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ عزوجل، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ عزوجل. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤٢٩/١، الرقم: ١٧٥١، وابن عساكر في التاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٨١، ١٨٢، و الهندى في كنز العمال، ٦١١/١١، الرقم: ٣٢٩٥٨، الهيثمى في مجمع الزوائد، ١٠٨/٩، ١٠٩ و قال: رواه الطبراني بإسنادين۔

٥. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رضی الله عنه فَقَدْ أَبْغَضَنِي

{حبِّ علی رضی اللہ عنہ حبِّ مصطفیٰ ﷺ اور بُغضِ علی رضی اللہ عنہ بُغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان}

۲۵۸/۵۰. عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ: إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت زر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘

٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان و علاماته، ۱/۸٦، الرقم: ۷۸، و ابن حبان في الصحيح، ۱٥/۳٦۷، الرقم: ٦۹۲٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤۷، الرقم: ۸۱٥۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳٦٥، الرقم: ۳۲۰٦٤، وأبويعلى في المسند، ۱/۲٥۰، الرقم: ۲۹۱، و البزار في المسند، ۲/۱۸۲، الرقم: ٥٦۰، و ابن أبي عاصم في السنة، ۲/٥۹۸، الرقم: ۱۳۲٥۔

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٥٩/٥١. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٠/٥٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب ٥/٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٦۔

٥٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبي طالب، ٥/٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، و أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ٦/٢٩٥۔

٥٣/٢٦١. عَنِ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥٤/٢٦٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی

٥٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي، ٦٣٥/٥، الرقم: ٣٧١٧، و أبويعلى في المسند، ٣٦٢/١٢، الرقم: ٦٩٣١ والطبراني في المعجم الكبير، ٣٧٥/٢٣، الرقم: ٨٨٦۔

٥٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ١٣٣/٥، الرقم: ٨٤٧٦، أحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٣/٦، الرقم: ٢٦٧٩١، والحاكم في المستدرك، ١٣٠/٣، الرقم: ٤٦١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٠/٩۔

دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٦٣/٥٥. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيّاً عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ، آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ’’بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔‘‘ پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٢١، ١٢٢، الرقم: ٤٦١٨۔

۲۶۴/۵۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَ حَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَ عَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاکِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۶۵/۵۷. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبَى لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَ کَذَّبَ فِيْکَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ

۵۶: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳/۱۳۸، الرقم: ۴۶۴۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۳۲۵، الرقم: ۸۳۲۵۔

۵۷: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳/۱۴۵، الرقم: ۴۶۵۷ وأبو يعلی فی المسند، ۳/۱۷۸۔۱۷۹، الرقم: ۱۶۰۲، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/۳۳۷، الرقم: ۲۱۵۷۔

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥٨/٢٦٦. عَنْ سَلْمَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: مُحِبُّکَ مُحِبِّي، وَ مُبْغِضُکَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٣٩، الرقم: ٦٠٩٧، والبزار في المسند، ٦/٤٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣١٦، الرقم: ٨٣٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٢۔

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢٦٧/٥٩. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعِلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٦٨/٦٠. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَکَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَکَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْکَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ

٥٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي، ٥/٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٣، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٦٣٤، الرقم: ١٠٨١، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ١/٦٤۔

٦٠: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: الأقضية، باب: کيف القضاء، ٣/٣٠١، الرقم: ٣٥٨٢، وابن ماجة في السنن، کتاب: الأحکام، باب: ذکر القضاة، ٢/٧٧٤، الرقم: ٢٣١٠، والنسائی في السنن الکبری، ٥/١١٦، الرقم: ٨٤١٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٣، الرقم: ٦٣٦، والبيهقي في السنن الکبری، ١٠/٨٦۔

قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوعمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٩ / ٦١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٣٧، الرقم: ٤٦٣٧، و الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٤، الرقم: ١٠٦۔

٦٢/٢٧٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٣/٢٧١. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَ اللهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔''

اسے امام ابو نعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٤٥، الرقم: ٤٦٥٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/١٦٧۔

٦٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٨، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٨۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

٢٧٢/٦٤. عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْئٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابوتراب کے نام سے بلایا

٦٤: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المساجد، باب: نوم الرجال فی المسجد، ١/١٦٩، الرقم: ٤٣٠، وفی کتاب الاستئذان، باب: القائلة فی المسجد، ٥/٢٣١٦، الرقم: ٥٩٢٤، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب، ٤/١٨٧٤، الرقم: ٢٤٠٩، والحاکم في المستدرك، ١/٢١١، والبیهقی فی السنن الکبری، ٢/٤٤٦، الرقم: ٤١٣٧۔

جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سنایئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابوتراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہوکر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آکر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابوتراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۲۷۳/۶۵. عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي

۶۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ۱۳۵۷/۳، الرقم: ۳۴۹۹، و في كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ۱۵۴۲/۴، الرقم: ۳۹۷۲، و في كتاب: الجهاد و السير، باب: ما قيل في لواء النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱۰۸۶/۳، الرقم: ۲۸۱۲، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۱۸۷۲/۴، الرقم: ۲۴۰۷، و البيهقي في السنن الكبرى، ۳۶۲/۶، الرقم: ۱۲۸۳۷۔

صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ. فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکہءِ خیبر کے لیے (بوقت روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہوسکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷٤/٦٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا

٦٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٤١، الرقم: ٣٧٣٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٥۔

حکم دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٥/٦٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رواية طويلة: قَالَ وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی حالتِ جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧٦/٦٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: رَسُوْلُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ابْنَتَهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ، وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں

٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢۔

٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند ٢/ ٢٦، الرقم: ٤٧٩٧، وفي فضائل الصحابة، ٢/ ٥٦٧، الرقم: ٩٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٢٠۔

عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧٧/٦٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللهِ لَنُبِيْرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوْا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِکَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلَکِنْ أَکِلُکُمْ إِلَی مَا وَکَلَکُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو

٦٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٦، الرقم: ١٣٤٠، و البزار في المسند، ٣/٩٢، الرقم: ٨٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٢١٣، الرقم: ٥٩٥۔

کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۷۸/ ۷۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ في رواية طويلة: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُکِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۷۹/ ۷۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُدْعُوْا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و سلم! کیا

۷۰: أخرجه أحمد فی المسند، ۵/ ۲۶، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۰/ ۲۲۹، و الهندی فی كنز العمال، الرقم: ۳۲۹۲۴، ۳۲۹۲۵، والسيوطی فی جمع الجوامع، الرقم: ۴۲۷۳، ۴۲۷۴۔

۷۱: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳/ ۱۳۴، الرقم: ۴۶۲۶، و أبونعيم في حلية الأولياء، ۱/ ۶۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۳۱۔

آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٨٠/٧٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨١/٧٣. عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی

٧٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٥٢، الرقم: ٤٦٨٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٧٦، الرقم: ١٠٠٠٦، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٩٤، الرقم: ٦٨٦٥ عن معاذ بن جبل، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩، و قال الهيثمي، وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث۔

٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٩٩، الرقم: ١٧١٩، و الطبراني فى المعجم الأوسط، ٢/٣٣٦، الرقم: ٢١٥٥۔

اکرم ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔'' اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٢/٧٤. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَنَّى عَلِيًّا رضی اللہ عنہ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔'' اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٨٣/٧٥. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکھٹے) آئیں گے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٧٤: أخرجه البزار فی المسند، ٢٤٨/٤، الرقم: ١٤١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠١/٩۔

٧٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١٣٥/٥، الرقم: ٤٨٨٠، و الصغير، ٢٥٥/١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٤/٩۔

٢٨٤/٧٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٥/٧٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: السُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوْسَى، يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيْسَى، صَاحِبُ يَاسِيْنَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٦٣، الرقم: ١٦٥١، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٠٣، الرقم: ٦٨٨٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٠۔

٧٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٩٣، الرقم: ١١١٥٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

٢٨٦/٧٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِأُمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٨٧/٧٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَكِيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٧٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٨، الرقم: ١٢٣٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١١۔

٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/٨٨۔

٢٨٨/٨٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ قَالَ: مَحَبَّةً فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٩/٨١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٠/٨٢. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ نَائِمٌ

٨٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٥۔

٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٥٦، رقم: ١٠٣٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٠٤، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢١٥، و الحسيني في البيان و التعريف، ١/١٧٤۔

٨٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٣٧، الرقم: ٧٧٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠١۔

فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِکَ أَبُوْ تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُوْ تُرَابٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابوتراب ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩١/٨٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّی صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٩٢/٨٤. عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حَصَيْنٍ

٨٣: أخرجه ابن أبي أبي شيبة فی المصنف، ٦/٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣٩، والعسقلانی فی فتح الباری، ٧/٤٧٨، والعجلونی فی کشف الخفاء، ١/٤٣٨، الرقم: ١١٦٨، وَقَالَ العجلونِي: رَواهُ الحَاکِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ٢/١٣٧، وابن هشام فی السيرة النبوية، ٤/٣٠٦۔

٨٤: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ١٨/١٠٩، الرقم: ٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

يَحِدُّ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۳/ ۸۵. عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَيَقُوْلُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ مَيْتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن سعد نے بیان کیا ہے۔

۲۹۴/ ۸۶. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

۸۵: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/ ۲۷۷۔

۸۶: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۲۴۴، الرقم: ۱۳۵۱۔

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۵/۸۷. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَی وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاکَ تُکْثِرُ النَّظَرَ إِلَی وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّظْرُ إِلَی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۲۹۶/۸۸. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل زَوَّجَکَ فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَی تَزْوِيْجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَ أَوْحَی إِلَی شَجَرَةِ طُوْبَی أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ

۸۷: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الکبير، ۴۲/۳۵۵، و الزمخشري في مختصر کتاب الموافقة: ۱۴۔

۸۸: أخرجه محب الدين أحمد الطبری فی الرياض النضرة فی مناقب العشرة، ۳/۱۴۶، و فی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی: ۷۲۔ ۷۳۔

وَالْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ: يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی ﷺ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین ؑ ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔'' اس حدیث کو محبّ الطبری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ السَّادِسُ:

جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ﷺ

﴿خلفاء راشدین ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱/۲۹۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، حَمَلَ عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک شخص اپنے بیل پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اِس (کام) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ میں تو کھیتی باڑی

۱: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: من فضائل أبی بکر الصدیق ﷺ، ۳/۱۳۳۹، الرقم: ۳۴۶۳، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أبی بکر ﷺ، ۴/۱۸۵۸، الرقم: ۲۳۸۸، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی اللہ عنهما کلیهما، ۵/۶۱۵، الرقم: ۳۶۷۷۔

کے لئے تخلیق کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا، سبحان اللہ! بیل گفتگو کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں تو اس کو سچ مانتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس دوران کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں (کے ریوڑ) میں تھا، ایک بھیڑیئے نے اُن پر حملہ کر دیا اور اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا چرواہے کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے کہنے لگا: اُس دن بکری کو کون بچائے گا جس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہو گا۔ (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب فتنہ کا دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس واقعہ کو میں، ابوبکر اور عمر سچ تسلیم کرتے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٨/٢. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُوْلُ: رَحِمَکَ اللهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْکَ، لِأَنِّي كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: لو كنت متخذا خليلا، ١٣٤٥/٣، الرقم: ٣٤٧٤، في ٣٤٨٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ١٨٥٨/٤، الرقم: ٢٣٨٩، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ٣٧/١، الرقم: ٩٨، و الحاكم في المستدرك، ٧١/٣، الرقم: ٤٤٢٧.

أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''امام ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں لوگوں کے ہمراہ کھڑا تھا جنہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی میت) کو چارپائی پر رکھا جا چکا تھا، اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں امید کرتا تھا کہ اللہ رب العزت آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں اکثر حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنتا تھا کہ آپ فرماتے تھے: میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے، اور میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (فلاں کام) کیا، میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (فلاں جگہ) گئے۔ مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ پس میں اپنے پیچھے اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا تو (کیا دیکھتا ہوں) وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٩/٣. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ١٣٥٠/٣، الرقم: ٣٤٩٠، و في كتاب: الأدب، باب: من نكت العود في الماء و الطين، ٢٢٩٥/٥، الرقم: ٥٨٦٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: من فضائل عثمان بن عفان، ١٨٦٧/٤، الرقم: ٢٤٠٣، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٦٢٢/٥، الرقم: ٣٦٩٤، والبخاري في الأدب المفرد، ٣٣٥/١، الرقم: ٩٦٥، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢٩٩/١۔

فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِيْنَةِ، هُوَ مُتَّكِیءٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُوْنُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: وَ قُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اللَّهُمَّ، صَبْرًا. أَوِ اللهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی سے زمین کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا آنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بناء پر جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا کہا: اے اللہ تو ہی

مستعان ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٣٠٠/٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن کے باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔‘‘ اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠١/٥. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فضائل أبي بكر، ٣/١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٥۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أصحاب النبي صلی الله عليه وآله وسلم، باب: قول النبي صلی الله عليه وآله وسلم: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٢، الرقم: ٣٤٦٨، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ٤/٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، الرقم: ٨١٠۔

الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے (بطور عاجزی) فرمایا: نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٠٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے تھے۔ پھر اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اُن کے بعد ہم باقی اصحابِ رسول ﷺ کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٠٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: مناقب عثمان ابن عفان، ٣/١٣٥٢، الرقم: ٣٤٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ٤/٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٧۔

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: —

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنُخَيِّرُ أَبَابَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنهم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۸/۳۰۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ أُحُدًا وَ مَعَهُ أَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر،

.... فضل أبی بکر رضی الله عنه، ۳/۱۳۳۷، الرقم: ۳۴۵۵، ۳۴۹۴، وأبوداود في السنن، کتاب: السنة، باب: في التفضيل، ۴/۲۰۶، الرقم: ۴۶۲۸۔

۸: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۸، الرقم: ۳۴۸۳، و في کتاب: فضائل الصحابة، باب: لو کنت متخذاً خلیلاً، ۳/۱۳۴۴، الرقم: ۳۴۷۲، و الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان، ۵/۶۲۴، الرقم: ۳۶۹۷، و أبوداود في السنن، کتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ۴/۲۱۲، الرقم: ۴۶۵۱، وابن حبان في الصحیح، ۱۵/۲۸۰، الرقم: ۶۸۶۵، والنسائي في السنن الکبری، ۵/۴۳، الرقم: ۸۱۳۵۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما تھے۔ان کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ وجد میں آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۹/۳۰۵. عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رضی الله عنه حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم أُحُدًا، وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَ قَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ، أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ. فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے، تو اسے وجد آ گیا (وہ خوشی سے جھومنے لگا) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکر بھی لگائی اور فرمایا: تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

:۹ أخرجه البخاری في الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ۳/۱۳۵۳، الرقم: ۳۴۹۶، والترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ۵/۶۲۴، الرقم: ۳۶۹۷، و أبوداود في السنن، کتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، ۴/۲۱۲، الرقم: ۴۶۵۱، و النسائی في السنن الکبری، ۵/۴۳، الرقم: ۸۱۳۵۔

٣٠٦/١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّيْنَ، وَأَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّيْنَ، وَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (٦٣) برس تھی، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ (٦٣) برس تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (٦٣) برس تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ (اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ان کی اتباع و قرابتِ روحانی اور فنائیتِ باطنی ثابت ہوتی ہے)۔

٣٠٧/١١. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيْفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن النبي ﷺ، ١٨٢٥/٤، الرقم: ٢٣٤٨۔

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ١٨٦١/٤، الرقم: ٢٣٩٢، أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: فى الخلفاء، ٢٠٨/٤، الرقم: ٤٦٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢١/٥، الرقم: ٢٣٨٧٣، و ابن أبى شيبة في المصنف، ٣٥٦/٦، الرقم: ٣٢٠٠١، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣١/٧، الرقم: ٦٩٦٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٥٤٠/٢، الرقم: ١١٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٠/٧۔

عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر بمشکل پیا۔ (مراد ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے نیز مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

۳۰۸/ ۱۲. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ. أَوْ سَاقَيْهِ. فَاسْتَأْذَنَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ كَذَلِكَ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَسَوَّى ثِيَابَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَ لَا أَقُوْلُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ. فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ. فَلَمَّا خَرَجَ

۱۲: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/١٨٦٦، الرقم: ٢٤٠١، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣٣٦، الرقم: ٦٩٠٧، و أبو يعلى فی المسند، ٨/٢٤٠، الرقم: ٦٩٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٣٠، الرقم: ٣٠٥٩۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَ سَوَّيْتَ ثِيَابَکَ فَقَالَ: أَلاَ أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں (بستر پر) لیٹے ہوئے تھے، اس عالم میں کہ آپ ﷺ کی دونوں مبارک پنڈلیاں کچھ ظاہر ہو رہی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی اور آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی، جبکہ آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے۔ محمد راوی کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ کر باتیں کرتے رہے، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کا فکر و اہتمام نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تب بھی آپ نے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٠٩/١٣. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/١٨٦٦ـ١٨٦٧، الرقم: ٢٤٠٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧١، الرقم: ٥١٤، و أبو يعلى في المسند، ٨/٢٤٢، الرقم: ٤٨١٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٦١، الرقم: ٥٥١٥، و البيهقي ــ

أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَ عُثْمَانَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ. لِأَبِي بَكْرٍ وَ هُوَ كَذَلِكَ. فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ، فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَمْ أَرَکَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَ إِنِّي خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ ﷺ بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے انہیں اسی حالت میں اجازت دے دی اور ان کی حاجت پوری فرما دی۔ وہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو بھی اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی اپنی حاجت پوری کرکے چلے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے کپڑے درست کر لو، پھر میں اپنی حاجت پوری کرکے چلا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اس قدر

--------- في السنن الكبرى، ۲/ ۲۳۱، الرقم: ۳۰۶۰، و البزار في المسند، ۲/ ۱۷، الرقم: ۳۵۵، و البخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۲۱۰، الرقم: ۶۰۰۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اہتمام نہ فرمایا۔ جس قدر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان ایک کثیرالحیاء مرد ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے ان کو اسی حال میں آنے کی اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کر سکے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۳۱۰. عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَلاَ يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظریں اُٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ پس یہ دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا کرتے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھ کر

۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی الله عنهما کلیهما، ۶۱۲/۵، الرقم: ۳۶۶۸، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱۵۰/۳، الرقم: ۱۲۵۳۸،و الحاکم فی المستدرك، ۲۰۹/۱، الرقم: ۴۱۸،و عبد بن حمید فی المسند، ۳۸۸/۱، الرقم: ۱۲۹۸۔

مسکراتے تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۳۱۱. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَ أَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں‘‘۔

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۳۱۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی اللّٰہ عنہما کلیہما، ۶۱۶/۵، الرقم: ۳۶۸۰، و الحاکم فی المستدرک، ۲۹۰/۲، الرقم: ۳۰۴۷۔

۱۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی اللّٰہ عنہما کلیہما، ۶۱۳/۵، الرقم: ۳۶۷۱، والحاکم في المستدرک، ۷۳/۳، الرقم: ۴۴۳۲۔

”حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣١٣/١٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ أُنْعِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعلیٰ اور بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اُن (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣١٤/١٨. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لِأَبِي بَكْرٍ

١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق، ٦٠٧/٥، الرقم: ٣٦٥٨، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ٣٧/١، الرقم: ٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٣/٣، الرقم: ١١٩٠٠، وأبويعلى في المسند، ٤٠٠/٢، الرقم: ١١٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٤٨/٦، الرقم: ٣١٩٢٥۔

١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر و عمر كليهما، ٦١٠/٥، الرقم: ٣٦٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨٠/١، الرقم: ٦٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦٨/٧، الرقم: ٦٨٧٣، و في المعجم الصغير، ١٧٣/٢، الرقم: ٩٧٦۔

وَعُمَرَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۳۱۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۱۹: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب معاذ بن جبل، ٥/٦٦٤، الرقم: ٣٧٩٠، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١/٥٥، الرقم: ١٥٤، والنسائی في السنن الکبری، ٥/٦٧، الرقم: ٨٢٤٢، والحاکم في المستدرك، ٣/٤٧٧، الرقم: ٥٧٨٤۔

٢٠/٣١٦. عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لاَ أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيْكُمْ؟ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا۔ پس تم میرے بعد اِن لوگوں کی پیروی کرنا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١/٣١٧. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلاً يَنْتَقِصُ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو شخص حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے

٢٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصديق، ٦١٠/٥، الرقم: ٣٦٦٣، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فی القدر، ٣٧/١، الرقم: ٩٧، وأحمد في المسند، ٣٨٥/٥، الرقم: ٢٣٣٢٤، و ابن حبان فی الصحيح، ٣٢٨/١٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٤٣٣/٧، الرقم: ٣٧٠٤٩۔

٢١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٦١٨/٥، الرقم: ٣٦٨٥۔

محبت رکھتا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حدیث حسن کہا ہے۔

۲۲/۳۱۸. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ. حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس کے لئے زمین کو کھولا جائے گا وہ میں ہوں پھر ابوبکر کے لئے اور پھر عمر کے لئے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور ان کو میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳/۳۱۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ

۲۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥/٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٢، و ابن حبان فی الصحیح، ١٥/٣٢٤، الرقم: ٦٨٩٩، و الحاکم فی المستدرک، ٢/٥٠٥، الرقم: ٤٧٣٢، ٣/٧٢، الرقم: ٤٤٢٩، و الهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٣٩، الرقم: ٢١٩٤۔

۲۳: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢٠٨، الرقم: ٤٦٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٥، الرقم: ١٤٨٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٤٣، الرقم: ٦٩١٣، و الحاکم في المستدرک، ٣/١٠٩، الرقم: ٤٥٥١، و في ٣/٧٥، الرقم: ٤٤٣٨، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٣٧، الرقم: ١١٣٤۔

اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَ نِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔'' اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۳۲۰. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ رضي الله عنهم. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے ایام میں کہا کرتے تھے کہ

۲۴: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی التفضيل، ۴/۲۰۶، الرقم: ۴۶۲۸، وابن أبی عاصم فی السنة، ۲/۱۵۴۰، والخلال في السنة، ۲/۳۸۶، الرقم: ۵۴۹، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ۱۰/۱۳۸۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت میں سے افضل ترین ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان ﷺ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٣٢١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَبُوْبَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن سلمہ ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ﷺ ہیں اور حضرت ابوبکر ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت عمر ﷺ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٣٢٢. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفُئِهِ. وَ نَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ.

٢٥: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ١/٣٩، الرقم: ١٠٦، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٧/١٩٩،٢٠٠، و الخطيب فی تاريخ بغداد، ٥/٢١٣، الرقم: ٣٦٨٦۔

٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٤، الرقم: ٤٥٣٦، و أبو يعلى في المسند، ٤/٤٤، الرقم: ٢٠٥١، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، الرقم: ٨٦٨، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بھی تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہر آدمی اپنے کفو کی طرف کھڑا ہو جائے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابو یعلی نے روایت کیا اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۲۳/۲۷. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ إِلَى الْآفَاقِ رِجَالاً يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ كَمَا بَعَثَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّيْنَ قِيْلَ لَهُ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَا غِنَى بِي عَنْهُمَا، إِنَّهُمَا مِنَ الدِّيْنِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمام آفاق (آس پاس کے علاقہ جات) میں کچھ لوگ بھیجوں جو لوگوں کو سنن و فرائض سکھائیں، جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو بھیجا تھا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ

۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/ ۷۸، الرقم: ٤٤٤٨۔

کا (حضرت) ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اِن دونوں کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہیں، یقیناً یہ دونوں دین میں سمع و بصر (کان اور آنکھ) کا درجہ رکھتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۲۴/ ۲۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ رضی الله عنه ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رضی الله عنه ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّهُمَّ، إِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ کے گھر گئے، اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی (وہاں) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ابھی یہاں) اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہو گا، پس تھوڑی دیر بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص داخل ہوگا پس تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص تمہارے پاس آئے گا (آپ نے یہ دعا بھی فرمائی) اے اللہ! اگر تیری رضا ہے تو آنے والا علی رضی اللہ عنہ ہو، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔''

۲۸: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳/ ۱٤٦، الرقم: ٤٦٦١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۳۳۱، الرقم: ۱٤٥۹۰، والطيالسی فی المسند، ۱/ ۲۳٤، الرقم: ۱٦٧٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸/ ٤۱، الرقم: ٧٨۹٧، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/ ۳٥۱، الرقم: ۳۱۹٥۲۔

اس حدیث کو امام حاکم اور امام احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٩/٣٢٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُوْنَ: أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ ثُمَّ نَسْكُتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں جبکہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافی تعداد میں تھے ہم اس طرح شمار کیا کرتے تھے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر خاموش ہو جاتے تھے۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٣٢٦. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/١٤، الرقم: ٤٦٢٦، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٣٤٩، الرقم: ٣١٩٣٦، و أبويعلى فی المسند، ١٠/١٦١، الرقم: ٥٧٨٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢/٣٤٥، الرقم: ١٣٣٠١۔

٣٠: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٠، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/١١٠، الرقم: ٨٨٠، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٩٢۔

اکرم ﷺ کے بعد اس امت میں سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام احمد اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۳۲۷. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ مَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اور ان کے فضائل کی معرفت سنت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۳۲۸. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ يُّؤَمَّرُ بَعْدَکَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوْا أَبَابَکْرٍ تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا، لَا يَخَافُ فِي اللهِ تَعَالَى لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِکُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کسے امیر بنایا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو تم اُنہیں امانت دار، دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے

۳۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٤٩، الرقم: ٣١٩٣٧۔

۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٠٨، الرقم: ٨٥٩، والحاکم في المستدرك، ٣/٧٣، الرقم: ٤٤٣٤، والبزار في المسند، ٣/٣٣، الرقم: ٧٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٨٦، الرقم: ٤٦٣۔

والا پاؤ گے اور اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں ایسا قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں ہے اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔'' اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۲۹/۳۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيْتُ الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ. ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابو بکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۷٦، الرقم: ٥٤٦۹، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳٥۲، الرقم: ۳۱۹٦۰، و في، ٦/۱۷٦، الرقم: ۳۰٤۸٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/٥۸۔

عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٣٠/ ٣٤. عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ، جَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ وَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ ثُمَّ، أَذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوْا سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوْا. وَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَخَلَ عَلَيْکَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِکَ، وَ أَنْتَ عَلَى هَيْئَتِکَ لَمْ تَتَحَرَّکْ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَکَ؟ فَقَالَ: أَلاَ أَسْتَحْيِ مِمَّنْ تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے پس آپ ﷺ نے اپنا (اوپر لپیٹنے کا) کپڑا اپنی مبارک رانوں پر رکھ لیا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی پس آپ ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اپنی اسی حالت میں رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی پس آپ ﷺ نے انہیں بھی

٣٤: أخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٢٨٨، الرقم: ٢٦٥١٠، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٣/ ٢٠٥، و عبد بن حميد فی المسند، ١/ ٤٤٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ٨١۔

اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ آئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنے جسم اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ پھر وہ صحابہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر باہر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم آپ کی خدمت اقدس میں ابوبکر، عمر، علی اور دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیك وسلم اپنی پہلی ہیئت میں تشریف فرما رہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیك وسلم نے اپنے جسم اقدس کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟''

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۱/ ۳۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَصْبَحُ قُرَيْشٍ وَجُوْهًا، وَأَحْسَنُهَا أَخْلَاقًا، وَأَثْبَتُهَا حَيَاءً، إِنْ حَدَّثُوْكَ لَمْ يَكْذِبُوْكَ، وَإِنْ حَدَّثْتَهُمْ لَمْ يُكَذِّبُوْكَ: أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَأَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قریش میں سے تین افراد ایسے ہیں جو سب سے زیادہ روشن چہرے والے، سب سے زیادہ حسنِ

۳۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/ ۵٦، الرقم: ۱٦، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/ ۵٦۔

اخلاق کے حامل اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔ اگر وہ تمہارے ساتھ بات کریں تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تم اُن کے ساتھ بات کرو گے تو تمہیں نہیں جھٹلائیں گے، وہ حضرت ابوبکر، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت عثمان بن عفان ﷡ ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٣٢/٣٦. **عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.**

''حضرت حذیفہ ﷛ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد حضرت ابوبکر ﷛ اور حضرت عمر ﷛ کی پیروی اور اقتداء کرنا۔''

اس حدیث کو طبرانی، بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٣٣/٣٧. **عَنْ عَصْمَةَ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِإِبِلٍ لَهُ فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَکَ قَالَ: قَدِمْتُ بِإِبِلٍ فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ فَنَقَدَکَ قَالَ: لَا وَ لَکِنْ بِعْتُهَا مِنْهُ بِتَأْخِيْرٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ مَنْ يَقْضِيْنِي مَالِي؟ وَ انْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَکَ، فَارْجِعْ إِلَيَّ حَتَّی تُعَلِّمَنِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي قَالَ:**

٣٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/١٤٠، الرقم: ٣٨١٦، والبيهقی فی السنن الکبری، ٨/١٥٣، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ٩/١٠٩۔

٣٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١٧/١٨٠، الرقم: ٤٧٨، والحسيني في البيان و التعريف، ٢/٢٦٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٥/١٧٩، و المناوي في فيض القدير، ٦/٣٦٦۔

أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اسْأَلْهُ إِنْ حَدَثَ بِأَبِي بَكْرٍ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ فَجَاءَ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَسَلْهُ: إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَمَنْ يَقْضِيْنِي؟ فَجَاءَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيْحَکَ إِذَا مَاتَ عُمَرُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے اعرابیوں میں سے ایک اعرابی اونٹ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے وہ اونٹ خرید لیا، پس اس کے بعد وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس لئے آیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں ایک اونٹ لے کر آیا تھا جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے خرید لیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے نقد رقم کے بدلے میں اس کو فروخت کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے اسے ادھار رقم پر فروخت کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے دریافت کرو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میرا مال مجھے کون دے گا اس کے بعد آپ ﷺ جو جواب دیں وہ واپس آ کر مجھے بتانا۔ وہ شخص واپس گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر آپ ﷺ کو کچھ ہو جائے تو میری رقم مجھے کون دے گا آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر، وہ شخص واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کا جواب بتایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے عرض کرو کہ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کچھ ہو جائے تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا پس اس شخص نے واپس جا کر آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمر، وہ شخص واپس آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کا جواب بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے پھر پوچھو کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا، اس نے جا کر حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جب عمر فوت ہو جائے تو

پھر تم بھی مرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو مر جانا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣٤ / ٣٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ، وَ أَشَدُّهُمْ فِي اللهِ عُمَرُ، وَ أَكْرَمُ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَ أَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے حیادار عثمان بن عفان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣٨: أخرجه ابن عساکر فی تاريخ دمشق الکبير، ٤١ / ٦٤۔